REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پرسد شنبہ
فی پرچہ ایک آنہ ساڑھے پانچ پیسے (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے
۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ؛ ۷ نبوت ۱۳۴۰ ہش ؛ ۷ نومبر ۱۹۶۱ء ؛ نمبر ۲۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ نومبر پونے نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت عاجل اور کامل و عاجل شفا اور لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اشاعت اسلام کی خاطر جماعت ہائے احمدیہ کا جوش و اخلاص کا قابل قدر جذبہ

ایک ہفتہ کے اندر اندر مالی قربانی کے وعدے ایک لاکھ تریپن ہزار تک پہنچ گئے

تحریک جدید کے نئے سال میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے وعدے جماعت ہائے احمدیہ جس اخلاص اور جوش سے پیش کر رہی ہیں وہ ان کے اس عزم کا آئینہ دار ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی ہر ملک میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی عظمت قائم کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس پاکیزہ مہم کے لئے ایک لاکھ تریپن ہزار کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ بعض جماعتوں نے مسابقت کی روح کے تحت بذریعہ تار دفتر ہذا کو مطلع فرمایا ہے کہ ان کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر اس اس قدر رقم وعدوں میں شمار کر لی جائے۔ مثلاً جماعت لاڑکانہ نے اڑھائی صد روپیہ جماعت کوئٹہ نے آٹھ ہزار روپیہ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ نے دو ہزار ایک سو روپیہ کی اقساط بھجوا کر اپنے اخلاص کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ مقامی طور پر ربوہ میں بھی ہر محلہ میں انصار اور خدام ایک ایک گھر پہنچ کر حصول وعدہ جات میں مصروف ہیں۔ مقامی سیکرٹری تحریک جدید مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے صدران محلہ جات اور خدام و انصار کو تعاون حاصل کرتے ہوئے اس کام کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ راولپنڈی، لائل پور، کیمبل پور، وزیر آباد اور لاہور کی جماعتوں کی طرف سے بھی ایک ایک قسط ملنے کے ساتھ ہی یہ اطلاع ملی ہے کہ حصول وعدہ جات کے لئے سرگرم کوشش ہو رہی ہے۔ کراچی کی جماعت اپنے اسسٹنٹ سیکرٹری مال مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کے ذریعہ پہلے ہی پچاس ہزار روپیہ کی پہلی قسط پیش کر چکی ہے۔ مزید ۱۵ ہزار روپے کی پیشکش ایک ایسے دوست کی طرف سے موصول ہوئی ہے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے سال نو کی یہ اٹھان ماشاء اللہ بہت خوشکن ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب مخلصین کو اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ اور ساری دنیا میں جلد ہی اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت مخلوق خدا کے دلوں پر قائم ہو جائے جیسا کہ اشاعت اسلام کی اہم عظیم الشان ۔۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں

لاہور ۶ نومبر۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آپ کا زخم اب بفضلہ تعالیٰ مندمل ہو گیا ہے اور آپ تین چار روز تک لاہور سے ربوہ تشریف لے آئیں گے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت کی پورے طور پر بحالی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

---

۲۲ تحریک موسومہ تحریک جدید کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک منظوم کلام میں فرمایا ہے کہ ؏
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو
خاکسار: شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید

گھانا میں "مسلم ایجوکیشنل یونٹ" صرف جماعت احمدیہ کو ہی تسلیم کیا جاتا ہے

وہاں احمدیہ سکولوں کے بہت سے فارغ التحصیل طلباء مبلغین اسلام کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں

ربوہ — مورخہ ۴ نومبر ۱۹۶۱ء کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں طلباء اور مبران سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے گھانا میں جہاں آپ ربع صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں اسلام کی روز افزوں ترقی کے بعض دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے۔ آپ نے وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم شدہ اسلامی سکولوں اور مدارس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں مسلم ایجوکیشنل یونٹ صرف جماعت احمدیہ کو ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔ باقی تمام کرسچن ایجوکیشنل یونٹ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت تعلیمی امور سے متعلق مشاورتی اجلاسوں میں "مسلم ایجوکیشنل یونٹ" کی حیثیت سے جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو ہی مدعو کرتی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا جماعت کی اس حیثیت کو تسلیم کئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ جماعت وہاں پندرہ سکول چلا رہی ہے۔ جو وہاں مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرتے اور ان کے بچوں کو عیسائیت کے چنگل سے بچانے میں نہایت اہم خدمت بجا لا رہے ہیں۔ جب تک جماعت احمدیہ نے وہاں سکول نہیں کھولے تھے ملک میں صرف اور صرف عیسائیوں کے ہی سکول تھے اور مسلمان بچے ان میں ہی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور تھے۔ جہاں انہیں بالجبر انجیل کی تعلیم دے کر عیسائیت سے اس درجہ متاثر کر دیا جاتا تھا کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ — مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار تین بجے سہ پہر حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ ایم۔ اے کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی روز نماز ظہر کے بعد سید حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے، ایگریکلچرل اکنامسٹ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ حکومت مغربی پاکستان لاہور ابن مکرم سید صاحب شیخی صاحب کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے خواجہ مکرم لئیق احمد صاحب نے کی۔ ازاں بعد مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا احباب دعا کریں کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۱ء

ہمدردی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت کھڑی کی ہے وہاں آپ نے جماعت کو ایسی نصائح بھی کی ہیں۔ جو ایک دینی اور فعّال جماعت کے لئے عمل کے لحاظ سے نہایت ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کے لئے اسلام کا ایک یہ بھی فائدہ بتایا ہے۔ کہ اس سے باہمی تنازعات ختم ہو کر محبت و اخوت اور اتحاد پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں پہلے قریش اور دوسرے عرب ہر وقت باہمی جنگ و جدل میں مصروف رہتے تھے اور ایک دوسرے کی تباہی کی تدبیریں سوچتے اور ایک دوسرے کو گرانے میں لگے رہتے تھے اسلام کی برکت سے ان میں ایسی اخوت کا رشتہ قائم ہو گیا۔ جس سے بڑھ کر کوئی مضبوط بندھن ہو نہیں سکتا۔ اسلام کی برکت سے جو لوگ باہم ہر وقت جھگڑتے رہتے تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور ایک کی تکلیف سے دوسرا بے چین ہو جاتا۔ حالانکہ پہلے ایک دوسرے کو دکھ دے کر خوش ہوتے تھے۔ مگر اسلام نے ان میں ایک دوسرے کی انتہائی ہمدردی پیدا کر دی یہاں تک کہ جب ایک کو کانٹا بھی چبھتا۔ تو دوسرا تڑپ اٹھتا۔ اور جب تک اپنے بھائی کے پاؤں سے کانٹا نہ نکال لیتا چین نہ لیتا۔

جہاد کے دوران میں بھی وہ ایک دوسرے کی ایسی ہمدردی رکھتے تھے کہ اپنی جان چلی جاتی مگر دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب کئی صحابی زخمی پڑے ہوئے تھے۔ ایک نے پانی طلب کیا۔ پیالہ مونہہ سے لگانے ہی والا تھا کہ پاس سے ایک دوسرے زخمی نے پانی مانگا۔ پہلے صحابی نے پیالہ واپس کر کے کہا کہ پہلے اسے پانی پلاؤ۔ جب اس کے پاس پانی پہنچا تو پاس سے ایک اور زخمی دوست نے پانی مانگا یہ آواز سنکر اس نے بھی پانی آگے لے جانے کو کہا حتیٰ کہ جب پانی آخری شخص کے پاس پہنچا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ پانی پہنچانے والا واپس ہوا تو اس نے دیکھا کہ دوسرا بھی جان بحق ہو چکا ہے۔ اسی طرح پہلے دوست تک پہونچا۔ مگر سب جان بحق ہو چکے تھے۔ اب دیکھئے یہ ہمدردی کا کتنا بلند اور شاندار نمونہ ہے۔ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کو ہر بات میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ جماعت کھڑی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

ضروری ہے کہ الٰہی جماعت کا ہر فرد اپنے بھائی کے لئے ایسی ہمدردی رکھتا ہو۔ جس کی نظیر کسی اور سوسائٹی میں نہ مل سکے۔ الٰہی جماعت کے لئے باہمی ہمدردی دراصل باہم پیوست کرنے والا وہ مصالحہ ہے جس سے تمام افراد جڑ کر ایک ٹھوس بنیان بن جاتے ہیں۔ اور ایسی بنیان بن جاتے ہیں کہ کوئی حملہ اسکو توڑ نہیں سکتا۔ وہ پہلے ریت کے ذرّے یا سنگریزے ہوتے ہیں مگر دینی رشتۂ اخوت ان کو چٹان بنا دیتا ہے۔ جس سے جو ٹکراتا ہے خود پاش پاش ہو جاتا ہے۔

آج مسلمان کیوں پریشان حال ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان میں باہمی ہمدردی نہیں رہی۔ فرقوں کے اندر فرقے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کو گرانے میں لگا رہتا ہے۔ حقیقوں سے اُتر کر افراد کے درمیان بھی ہمدردی کا جوڑنے والا مصالحہ موجود نہیں۔ ہمدردی وہ پانی ہے جو ریت اور سیمنٹ کو ٹھوس پتھر بنا دیتا ہے۔ اور جو بڑی بڑی عمارتوں کا بوجھ سہارنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ورنہ سیمنٹ اور ریت کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہوا کا ایک جھونکا ان کو اڑا کر کہیں سے کہیں پھینک سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے مسلمانوں کو سورۂ صف میں خطاب کر کے فرمایا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لِمَ تقولون ما لا تفعلون
کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔ (سورۂ صف)

یعنی اے مسلمانو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ امر بڑا قابل اعتراض ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اس طرح جہاد کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ سیسہ کی بنیان ہیں

آج کا مسلمان منتشر اور پریشان ہے مگر ہر طرف سے یہی آواز آتی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد ہونا چاہیئے۔ مگر اتحاد کرتا کوئی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مسلمانوں کو خطاب کر کے کہا ہے کہ یہ اتحاد اتحاد کے نعرے لگانے کا کیا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اس سے محبت کرتا ہے جو ایک صف کی طرح باہم پیوست ہو جائیں۔ کہ گویا وہ سیسہ کی عمارت ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اس طرف نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی۔ جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزوروں سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے۔ تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جائے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا۔ کہ اس کے لئے اشتہار دے پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے۔ تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں۔ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقعہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸-۳۴۹)

قافلۂ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی سالانہ اجتماع ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں ہوگا اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر بعد دوپہر بذریعہ ریلوے ٹرین لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر دوپہر کو لاہور واپس آ جائے گا۔

احباب کرام اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ جلد تیار کروانے کی سعی فرمائیں۔ تا کہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ جن جن دوستوں کا پاسپورٹ تیار ہوتا جائے۔ (یہ پاسپورٹ کم از کم ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء تک کا ہونا چاہیئے) وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم درخواست برائے شمولیت قافلۂ قادیان چھ نئے پیسے کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کر لیں۔ اور پھر اس کی خانہ پُری کر کے اپنے اپنے امیر مقامی کے ذریعہ میرے دفتر میں واپس بھجوا دیں۔ تا کہ انہیں مناسب انتخاب کے بعد قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ قادیان جانا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنی درخواستیں مذکورہ مطبوعہ فارم پر جلد بھجوا دیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ قافلہ کی منظوری کے سلسلہ میں حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا بھی کریں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد
ناظر خدمت درویشاں ربوہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

اوائل ہی میں رسول کریمؐ کے گرد جاں نثاروں کی ایک چھوٹی سی جماعت کا قائم ہو جانا

— الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے —

آپ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہر شخص ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ تھا

—— فرمودہ ۲۵ ؍ جون ۱۹۴۷ء سنہ بعد نماز مغرب بمقام قادیان ——

—— (قسط نمبر ۳) ——

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اسکے بعد جب آپؐ کے گھر میں خدا تعالےٰ
کی وحی کے متعلق باتیں ہوئیں تو

زید بن حارثؓ

غلام جو آپؐ کے گھر میں رہتا تھا آگے بڑھا
اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں آپ پر
ایمان لاتا ہوں اسکے بعد حضرت علیؓ جن
کی عمر اس وقت گیارہ سال کی تھی اور وہ ابھی
بالکل بچہ ہی تھے اور وہ دروازہ کے ساتھ
کھڑے ہو کر اس گفتگو کو سن رہے تھے جو
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ
کے درمیان ہو رہی تھی جب انہوں نے یہ سنا
کہ خدا کا پیغام آیا ہے تو وہ علیؓ جو ایک
ہونہار اور ہوشیار بچہ تھا وہ علیؓ جس کے
اندر نیکی تھی وہ علیؓ جس کے نیکی کے جذبات
جوش مارتے رہتے تھے مگر نشوونما نہ پا سکے
تھے وہ علیؓ جس کے احساسات بہت بلند
تھے مگر ابھی تک سینے کے اندر دبے ہوئے
تھے اور وہ علیؓ جس کے اندر اللہ تعالےٰ
نے

قبولیت کا مادہ

ودیعت کیا تھا مگر ابھی تک اسے کوئی موقعہ
نہ مل سکا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ اب میرے
جذبات کے ابھرنے کا وقت آگیا ہے اسنے
جب دیکھا کہ اب میرے احساسات کے نشوونما
کا موقعہ آگیا ہے اس نے جب دیکھا کہ اب
خدا مجھے اپنی طرف بلا رہا ہے تو وہ بچہ سا علیؓ
اپنے دردے معمور سینے کے ساتھ لجاتا
اور شرماتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)
جس بات پر میری چچی ایمان لائی ہے اور جس
بات پر زیدؓ ایمان لایا ہے اس پر میں بھی
ایمان لاتا ہوں اسکے آگے چل کر دوستوں کا
مقام آتا ہے آپؐ کے قریب ترین دوست

حضرت ابوبکرؓ تھے آپؐ کے باقی دوست اگر
اس موقعہ پر آپؐ کو چھوڑ کر جاتے تو آپؐ
کو ذرا بھی قلق نہ ہو سکتا تھا لیکن اگر حضرت
ابوبکرؓ آپ کو چھوڑ جاتے تو آپؐ کو انتہائی
رنج اور دکھ ہوتا کیونکہ ان کے اندر رسول کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کو

نیکی اور تقوےٰ

کی بو آتی تھی اس لئے آپ کے دل میں بہت زیادہ
احساس تھا کہ دیکھئے ابوبکرؓ اس موقعہ پر کیا

قدم اٹھاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اسی زمانہ
میں پھیری کر کے سامان بیچا کرتے تھے اور
جس دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی
الٰہی کا اعلان فرمایا اسی دن دوپہر کو حضرت
ابوبکرؓ پھیری سے واپس آئے۔ ان کی واپسی
تک یہ خبر سارے شہر میں سرعت کے ساتھ
پھیل چکی تھی۔ دشمن تو ایسی باتوں کو آن کی
آن میں اڑا دیتے ہیں سارے شہر میں اسکے
متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کوئی کہتا
تھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پاگل ہو گیا ہے
کوئی کہتا تھا وہ اپنی عزت بڑھانا چاہتا ہے
اسی طرح جو کچھ کسی کے منہ میں آتا تھا کہہ دیتا
تھا غرض یہ خبر

آگ کی طرح

سارے شہر میں پھیل چکی تھی ایک نے دوسرے
سے ذکر کیا اور دوسرے نے تیسرے سے
کہا ہر گھر میں یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ حضرت
ابوبکرؓ جب دوپہر کے وقت تجارت سے
واپس آئے اور مکہ میں پہنچے تو چونکہ شدت
کی گرمی تھی اس لئے شہر کے ایک کنارے پر اپنے
ایک دوست کے گھر میں پہنچے تاکہ ذرا سستا
لیں انہوں نے اپنی گٹھڑی اتاری اور پانی
وغیرہ پی کر چادر اتار کر لیٹنے ہی لگے تھے کہ
ان کے دوست کی بیوی سے نہ رہا گیا اور
اس نے کہا ہائے ہائے اس بیچارے کا دوست
پاگل ہو گیا ہے حضرت ابوبکرؓ لیٹتے لیٹتے
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کس کا دوست؟
اس عورت نے کہا تمہارا دوست محمد (صلعم)
پاگل ہو گیا ہے حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا
تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ وہ پاگل ہو گیا
ہے؟ وہ عورت کہنے لگی وہ کہتا ہے

خدا کے فرشتے

مجھ پر نازل ہوتے ہیں اور خدا مجھ سے ہمکلام
ہوتا ہے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ اسی وقت
وہاں سے چل پڑے اور سیدھے رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچے اور
دروازہ پر دستک دی۔ رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے آواز سے پہچان لیا کہ ابوبکرؓ
آئے ہیں۔ آپؐ نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو
کہ میرے یکدم بتا دینے سے ابوبکرؓ کو
ٹھوکر لگ جائے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ آپکے
نہایت قدیمی دوست تھے۔ آپؐ نے جب
دروازہ کھولا تو آپؐ کے چہرے پر گھبراہٹ
کے آثار تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب آپؐ
کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا

کیا یہ بات سچ ہے

کہ آپؐ پر خدا کا فرشتہ نازل ہوا ہے اور
خدا تعالےٰ آپ سے ہمکلام ہوا ہے؟

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ کی عظیم الشان قربانیاں

"ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے ظلم اٹھائے طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں لیکن صدق ووفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی اسلئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کیلئے خون بہا دینا اسکی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے اور اُن میں جو باہمی الفت ومحبت تھی۔ اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔

والف بین قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم (پ ۱۰) یعنی جو تالیف اُن میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔ .... صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہ حق میں دیدیا اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سُنا ہو گا۔ ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رئیس مکہ ہو اور کمبل پوش۔ غربا کا لباس پہنے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۔۴۲)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ اس خوف سے کہ ابوبکرؓ کو ٹھوکر نہ لگ جائے جلدی کوئی بات بتانے میں متأمل تھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا ابوبکرؓ! پہلے ذرا سن تو لو بات یہ ہے کہ .... حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں اور کوئی بات نہیں سننا چاہتا میں تو یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ پر خدا کے فرشتے اترے ہیں یا نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ! ذرا میری بات تو سن لو۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کوئی اور بات نہ کریں بلکہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ خدا آپ کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنتے ہی

حضرت ابوبکرؓ نے کہا

یا رسول اللہؐ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر کہا یا رسول اللہؐ کیا آپ دلیلیں دیکر میرے ایمان کو کمزور کرنے لگے تھے۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا کہ میں ابوبکرؓ کو دلائل دے کر منواؤں گا مگر خدا تعالےٰ عرش پر بیٹھا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ابوبکرؓ کو تیری دلیلوں کی ضرورت نہیں رہی ہم نے خود اس کو دلیلیں دے دی ہوئی ہیں اور وہ جس درجہ اور رتبہ کا مستحق ہے ہم خود اس کو کھینچ کر اس کی طرف لے آئیں گے۔ اب دیکھو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور مدد کا یہ کیسا شاندار نظارہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ تو ہاتھ کر ایک مددگار لیتے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ

چند منٹوں کے اندر اندر

چار مددگار دے دیتا ہے۔ آپ کی اور حضرت موسیٰؑ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی بادشاہ سیر کو جا رہا تھا کہ اس نے رستہ میں دیکھا کہ ایک بڈھا جس کی عمر اسّی یا نوّے سال کی ہے ایک درخت لگا رہا ہے اور وہ درخت کوئی اس قسم کا تھا جو بہت لمبے عرصہ کے بعد پھل دیتا تھا۔ بادشاہ نے سواری کو روک کر بڈھے کو بلایا اور کہا۔ بوڑھے میاں یہ درخت جو تم لگا رہے ہو یہ تو بہت لمبے عرصہ کے بعد پھل دیتا ہے اس سے تم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہو؟ بڈھا کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ ہمارے باپ دادا نے درخت لگائے جن کے پھل ہم نے کھائے۔ اب ہم درخت لگائیں گے جن سے آئندہ آنے والے پھل کھائیں گے۔ اگر ہمارے باپ دادا بھی یہی خیال کرتے کہ ہم ان درختوں کا پھل نہیں کھا سکیں گے۔ اور وہ درخت نہ لگاتے تو .... تو ہم پھل کیسے کھاتے۔ اس لئے

بادشاہ سلامت!

یہ سلسلہ تو اسی طرح چلا آتا ہے کہ لگاتا کوئی ہے اور کھاتا کوئی ہے۔ بادشاہ نے یہ سن کر بڈھے کی عقل کی داد دیتے ہوئے کہا زہ جس کا مطلب یہ تھا کہ کیا خوب بات کہی ہے۔ اور بادشاہ نے اپنے خزانچی کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ جب میں کسی بات پر خوش ہو کر زہ کہوں تو اُسے یکدم تین ہزار درہم کی تھیلی دے دیا کرو۔ اس لئے جب بادشاہ نے کہا زہ تو خزانچی نے بڈھے کو ایک تھیلی تین ہزار درہم کی دیدی۔ بڈھے نے تھیلی ہاتھ میں لے کر کہا بادشاہ سلامت آپ تو کہتے تھے کہ تو اس درخت کا پھل نہیں کھا سکے گا۔ مگر دیکھئے اور لوگوں کے درخت تو دیر کے بعد پھل دیتے ہیں اور میرے درخت نے لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا اس پر بادشاہ نے پھر خوش ہو کر کہا زہ اور خزانچی نے پھر ایک تھیلی تین ہزار کی بڈھے کو دیدی۔ بڈھے نے دوسری تھیلی لے کر کہا۔ بادشاہ سلامت لوگوں کے درخت تو سال میں ایک بار پھل دیتے ہیں۔ مگر میرے درخت نے لگاتے لگاتے

دو دفعہ پھل دیدیا

بادشاہ نے پھر خوش ہو کر کہا زہ اور تیسری تھیلی بھی بڈھے کو دے دی گئی۔ اس پر بادشاہ نے ہمراہیوں سے کہا چلو جلدی یہاں سے نکل چلو ورنہ یہ بڈھا تو ہمارا خزانہ خالی کر دے گا۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی معاملہ ہوا جو اس بڈھے کے ساتھ ہوا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے دل میں تو وہ شبہ پیدا ہوا جو بادشاہ کے دل میں پیدا ہوا تھا کہ یہ درخت کب پھل دے گا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو امید کی نہ صرف کوئی جو اس بڈھے کی تھی کہ ادھر آپؐ پر خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ ادھر آپ کو

لقد بہ لقد چار پھل

مل جاتے ہیں۔ ایک حضرت خدیجہؓ آپؐ کی بیوی۔ ایک زیدؓ آپ کا غلام۔ ایک حضرت علیؓ آپؐ کے بھائی اور ایک حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے وفادار دوست گویا یکدم آپؐ کے چاروں کونے محفوظ ہو جاتے ہیں اور تھوڑی ہی دیر میں آپؐ کے ارد گرد جان نثاروں، وفاداروں اور محبت کرنے والوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب دیکھو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کس نے تبلیغ کی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابھی ڈر رہے تھے کہ کہیں میری بیوی میرے دعویٰ کا انکار نہ کر دے۔ مگر خدیجہ کہتی ہیں میں آپ پر ایمان لاتی ہوں زیدؓ کہتا ہے۔ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ علیؓ کہتے ہیں میں آپ پر ایمان لاتا ہوں .... اور ابوبکرؓ کہتے ہیں میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ ایمان لانے والے کوئی معمولی آدمی نہ تھے بلکہ ان میں سے ہر شخص

درخشندہ اور تابندہ ستارہ

تھا وہ زمین پر پیدا ہوئے تھے مگر خدا تعالےٰ نے ان کے نام آسمان پر فرشتوں کی فہرست میں لکھے ہوئے تھے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت خدیجہؓ بڑھی ہوئی تھیں۔ مگر حضرت خدیجہؓ نے جو قربانی اسلام کے لئے کی کیا کوئی جاہل عورت ایسا کر سکتی ہے؟ اسی طرح حضرت زیدؓ نے جو قربانیاں اسلام کے لئے کیں وہ بھی اظہر من الشمس ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کو جو مرتبہ حاصل ہوا اور خدا تعالےٰ نے ان کو جو علم اور فہم عطا کیا وہ اس قدر اعلیٰ تھا کہ آج تک

یورپ کے مؤرخین

ان کی عقل سمجھ تقویٰ اور طہارت کی تعریف کرتے ہیں ایمان لانے کے وقت بے شک وہ بچے تھے مگر ان کے اندر قابلیت کا مادہ اور جوہر موجود تھا جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نے اور بھی چار چاند لگا دیئے اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کو جو رتبہ حاصل ہوا اور انہوں نے اسلام کے لئے جو قربانیاں کیں ان سے اہل اسلام تو ایک طرف اور رہے اور اغیار بھی واقف ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائی مستشرقین اور دوسرے متعصب مؤرخین اپنی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تو کئی قسم کے حملے کر جاتے ہیں لیکن حضرت ابوبکرؓ کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ ابوبکرؓ ایسا تھا کہ باوجود دشمن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنے سے نہیں رکتے۔ وہ ابوبکرؓ کو نشانہ نہیں بناتے پس حضرت ابوبکرؓ کوئی معمولی درجہ کے انسان نہ تھے۔ ان کے تقویٰ اور اخلاص کا یہ عالم تھا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بغیر کسی دلیل کے ایمان لے آئے تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صرف یہ معلوم ہونے پر کہ آپؐ پر خدا کے فرشتے اترتے ہیں۔ بغیر کسی حیل و حجت کے آپؐ کے

دعویٰ کی تصدیق

کی اور بغیر کسی وقفہ کے آپؐ پر ایمان لے آئے۔ وہ اپنے اندر ایسی قابلیت اور ایسے جوہر رکھتے تھے جن کی مثال دنیا کی تاریخ پیش ہی نہیں کر سکتی پس یہ ثبوت ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی سچائی کا۔

(باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مؤرخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مؤرخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ کا ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور احباب جماعت کی دعاؤں سے کامیاب رہا ہے۔ تاہم کمزوری بہت ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار:۔ (چوہدری) عبد الرحمٰن بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا تیسرا دن ——— ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء

(قسط نمبر ۱)

۲۹ اکتوبر کا دن اجتماع کا تیسرا اور آخری دن تھا اس روز دو اجلاس منعقد ہوئے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا اور انصار کو ایک روح پرور اختتامی خطاب سے نوازا۔ اس روز کی روئداد اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے:-

اجلاس ہفتم

اجلاس ہفتم کا آغاز حسب معمول علی الصبح چار بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ سوا پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سورہ بنی اسرائیل کے ایک رکوع کا درس دیا بعد ازاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ریکارڈ شدہ روایتیں سنائی گئیں ان میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب، محترم سید سردار حسین شاہ صاحب آف شاہ مسکین اور محترم علی احمد صاحب ٹھیکیدار کی ایمان افروز روایات شامل تھیں ازاں بعد محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے بعض چشم دید واقعات اور ایمان افروز حالات اپنے مخصوص انداز میں سنائے۔ درس قرآن مجید کے بعد صحابہ مسیح موعودؑ کی زبانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ مقدسہ کا یہ تذکرہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اور انہوں نے نہایت ذوق و شوق کے عالم میں ان تذکار مقدس کو سنا جو ان کے لئے بہت روحانی استفادہ کا موجب ہوئے یہ وجد آفرین پروگرام سات بجے صبح تک جاری رہا جس کے بعد اجلاس ناشتہ کے لئے برخاست کر دیا گیا۔

اجلاس ہشتم

ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد اجتماع کا آٹھواں اور آخری اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں کوئٹہ کے محمد نصیب صاحب عارف نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ماہنامہ "انصار اللہ" اور انصار

ازاں بعد مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے انصار سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے انصار کو ماہنامہ "انصار اللہ" کی اشاعت کو بڑھانے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی پُرزور تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مجھے اس وقت چند باتیں ماہنامہ "انصار اللہ" کے متعلق عرض کرنی ہیں۔ بیر ظاہر ہے کہ جس الٰہی جماعت کا مقصد علمی اور قلمی جہاد کے زمانہ میں دنیا کے اندر ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنا ہو اس کے لئے با موقع مناسب اور موثر لٹریچر کی اشاعت بے انتہا اہمیت رکھتی ہے۔ اس لٹریچر میں اخبارات اور رسائل کو ایک خاص مقام حاصل ہے کیونکہ یہ اخبارات اور رسائل جماعتی جدوجہد اور حالات و واقعات کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور افراد جماعت کو ہیہم یہ باور کراتے رہتے ہیں کہ ان کا نصب العین کیا ہے اور انہیں اس کے حصول کے لئے کس رنگ میں اپنی مساعی کو جاری رکھنا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اب ہم جس ماحول میں سے گزر رہے ہیں اس کی بعض خصوصیات ہیں جن کو مدنظر رکھنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے اب زمانہ کے حالات اور اس کی ضروریات بدلی ہوئی ہیں ناواجب مخالفتوں اور طویل بحثوں میں خاصی حد تک کمی واقع ہو چکی ہے اور اسی نسبت سے جوش و خروش بھی پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے۔ ادھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے جو معجزات اور انوار و برکات کی بے پناہ بارش کا زمانہ تھا۔ دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کے صحابہ کی صحبتوں سے فائدہ اٹھانے کے مواقع بھی ہمیں اتنے حاصل نہیں ہیں جتنے کہ بکثرت پہلے حاصل تھے۔ یہ تمام باتیں جیسا کہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حال ہی میں اپنے ایک قیمتی مضمون میں فرمایا تھا اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ اب ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آ رہے ہیں وہ جہاد اکبر یہی ہے کہ ہم تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اس میں اپنی تربیت نوجوانوں کی تربیت اور سارے ماحول کی تربیت شامل ہے۔ ویسے بھی آج سب لوگوں کی نگاہیں ہم پر ہیں کہ ہم کیا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں اس لحاظ سے یہ زمانہ ہمارے لئے خاص طور پر تربیت کا زمانہ ہے۔

آپ نے مزید فرمایا اب رہا یہ سوال کہ ہم تربیت کے اس اہم فرض سے کس طرح سبکدوش ہو سکتے ہیں؟ سوال ضمن میں سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ تربیت کا سب سے موثر ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات ہیں جو آسمانی نور سے پُر ہونے کے باعث تزکیہ نفوس کی زبردست قوت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کے صحابہ کے حالات سے بھی تربیت میں بہت مدد ملتی ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح روحانی ترقی حاصل کی اور اس کے زیر اثر کس طرح قربانیوں کا نہایت اعلےٰ نمونہ پیش فرمایا۔ صحابہ کے حالات کا مطالعہ کرنے سے ہم پر واضح ہو گا کہ ہمارے اسلاف کس شان اور مقام کے مالک تھے ان کی روایات کو اپنے عمل سے زندہ رکھنا ہمارا کام ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور ان کے نہایت باشان طریق پر پورے ہونے کا تذکرہ بھی ہمارے لئے کچھ کم ازدیاد ایمان کا موجب نہیں ہے۔ ان کے مطالعہ سے ہمارے ایمانوں کو پختگی اور جلا نصیب ہوتی ہے اور دین کے خاطر قربانیاں کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ان تمام ضرورتوں اور تقاضوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" با حسن طریق پورا کر رہا ہے ہم اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ایسی ایسی شاندار تحریرات موجود پاتے ہیں جو دلوں میں انقلاب پیدا کر کے انسان کی کایا پلٹ سکتی ہیں اور اسے ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حالات بھی اس میں درج ہوتے ہیں ان کے قربانی و ایثار کے شاندار نمونوں اور خدمت اسلام کے عظیم الشان کارناموں کو پڑھ کر خود ہمارے اندر بھی یہ تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہماری اپنی زندگیاں بھی ایسی ہی ہوں اور ہم بھی خدمت دین کے اسی جذبے سے سرشار نظر آئیں۔ مزید برآں اس وقت جماعت کی طرف سے دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں اور ان کے جو خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں ان کا بھی اس رسالہ میں بالالتزام تذکرہ ہوتا ہے۔ ان تمام اوصاف کے پیش نظر یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہ ہوگا کہ اس وقت جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے جملہ رسائل میں ماہنامہ "انصار اللہ" بفضلہ تعالیٰ اوّل نمبر پر ہے۔ اس کی ترتیب اور اشاعت براہ راست حضرت میاں ناصر احمد صاحب سلمہ کی نگرانی میں ہوتی ہے۔ یہ نگرانی محض عمومی نوعیت کی نہیں ہوتی بلکہ آپ اس کے ایک ایک لفظ کا بغور مطالعہ فرماتے ہیں اور پھر اس کے متعلق تفصیلی ہدایات سے نوازتے ہیں پھر آپ اس میں اس حد تک دلچسپی لیتے ہیں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات منتخب کر کے انہیں رسالہ میں شائع کرواتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ہر پرچہ اپنی افادیت کے لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

تربیت کے موجودہ تقاضوں اور پھر ان کو باحسن وجوہ پورا کرنے کے سلسلہ میں ماہنامہ "انصار اللہ" کی قابل قدر مساعی کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ان حالات میں جماعت کو اس رسالہ کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کی اشاعت ایک دو ہزار ہی نہیں بلکہ ہزاروں ہزار ہونی چاہیئے تاکہ جماعت کا ہر طبقہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض احباب نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ محض مجلس انصار اللہ کا ترجمان ہے حالانکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو پُر معارف تحریرات اور دیگر اہم تربیتی مضامین شائع کئے جاتے ہیں انکا مطالعہ صرف انصار ہی نہیں بلکہ خدام، اطفال، لجنات الغرض ہر فرد جماعت کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں ساری جماعت کے تربیتی امور کو مدنظر رکھا جاتا ہے اس لئے انصار ہی نہیں بلکہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مربیان سلسلہ کو چاہیئے کہ وہ اس رسالے کو جماعت میں زیادہ سے زیادہ مقبول بنائیں اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں۔

پھر یہ رسالہ اعلےٰ کاغذ اور عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ شائع ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس امر کے باوجود کہ اس کا عملہ آنریری کام کرتا ہے۔ پھر بھی یہ رسالہ ابھی تک خود کفیل نہیں ہے اسکے ایڈیٹر مسعود احمد صاحب دہلوی نہ صرف آنریری طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں بلکہ وہ اس کی ترتیب و تدوین میں اپنی کمزور صحت کے باوجود بہت محنت اور تگ و دو سے کام کر رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت میں برکت دے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں یہ بتا رہا تھا کہ ہر چند کہ اس رسالہ پر بہت سے ایسے اخراجات کا بوجھ نہیں ہے جو بالعموم دوسرے رسائل پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے عملے کے ارکان آنریری طور پر کام کر رہے ہیں پھر بھی اعلےٰ کاغذ اور عمدہ طباعت وغیرہ کی وجہ سے اس پر کافی روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور یہ ابھی اس قابل نہیں ہے کہ اپنا خرچ پورا کر سکے اس لئے اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف تمام جماعتوں اور تنظیموں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اس رسالے کو تمام لائبریریوں کے نام جاری کروانا چاہیئے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر خدام میں بھی اس کے خریدار پیدا کرنے چاہئیں۔ مربی صاحبان سے کہا جائے کہ وہ اپنے دوروں میں جماعتوں کو مسلسل تلقین کر کے اسکی اشاعت کو بڑھانے میں زیادہ سے زیادہ مدد دیں۔ اسی طرح مجالس انصار اللہ کے جملہ زعیم صاحبان اور نمائندگان جو اجتماع پر تشریف لائے ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی مجالس کے لئے دفتر میں پرچوں کے اجراء سے متعلق آرڈر دے جائیں اور مزید خریداری بڑھانے کے لئے وعدے کر جائیں اور پھر اپنی اپنی مجالس میں واپس جا کر بھی اس جدوجہد کو پوری مستعدی کے ساتھ جاری رکھیں تاکہ جن اہم تربیتی اغراض کے پیش نظر یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے وہ پوری ہوں میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ضمن میں اپنے فرائض کو پہچاننے اور انہیں احسن طریق پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(باقی)

پاکستان کی آبادی ساڑھے نو کروڑ تک پہنچ گئی عورتوں کی تعداد مردوں سے ۴۹ لاکھ کم ہے

سب سے زیادہ اضافہ مسیحیوں کی تعداد میں ہوا ہے ساٹھ سال میں ۲۳ گنا اضافہ

پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد دنیا کے کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی تعداد سے زیادہ ہے

کراچی ۷ر نومبر۔ مردم شماری کے آخری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی آبادی میں گزشتہ دس برس میں تیئس اعشاریہ آٹھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت پاکستان کی کل آبادی نو کروڑ تئیس لاکھ ایک ہزار پانچ سو چھپن افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک لاکھ گیارہ ہزار چھبیس غیر پاکستانی بھی شامل ہیں۔ مغربی پاکستان کی آبادی چار کروڑ اٹھائیس لاکھ پچاس ہزار دو سو پچانوے اور مشرقی پاکستان کی آبادی پانچ کروڑ آٹھ لاکھ چالیس ہزار دو سو پینتیس ہے

وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں ان اعداد و شمار کا اعلان کیا۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد دنیا کے کسی بھی ملک میں مسلمانوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ پاکستان میں مسلمانوں کی آبادی آٹھ کروڑ چھبیس لاکھ ہے۔ پاکستان میں مسیحیوں کی تعداد گزشتہ ساٹھ سال میں تیئیس گنا ہو گئی ہے۔ وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ مسیحیوں کی آبادی میں اس حیران کن اضافہ کے اسباب کی تحقیقات کی جائے گی۔ پاکستان میں گیارہ ہزار چار سو چھبیس بھارتی باشندے آباد ہیں۔ غیر ملکیوں میں سب سے زیادہ تعداد مسلم ممالک کے باشندوں کی ہے سب سے زیادہ اضافہ کراچی کی آبادی میں ہوا ہے، خاران اور مکران اضلاع کی آبادی کم ہو گئی ہے سارے پاکستان میں آبادی فی مربع میل ۲۵۶ ہے جبکہ مشرقی پاکستان میں ایک مربع میل میں ۹۹۲ افراد بستے ہیں، مغربی پاکستان میں فی مربع میل صرف ۱۳۸ افراد آباد ہیں ڈھاکہ ضلع میں آبادی سب سے زیادہ گنجان ہے وہاں فی مربع میل ۱۷۹۶ افراد آباد ہیں۔ وزیر داخلہ نے پچھلے دنوں مردم شماری کے جن عبوری اعداد و شمار کا اعلان کیا تھا اس میں اور آخری اعداد و شمار میں صرف دس ہزار کا فرق ہے

۱۹۰۱ء سے مغربی پاکستان کی آبادی مشرقی پاکستان کی نسبت زیادہ تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے اس امر کا امکان ہے کہ اگر آبادی میں اضافہ کی موجودہ شرح برقرار رہی تو کچھ عرصہ بعد مغربی پاکستان کی آبادی، مشرقی پاکستان کی آبادی کے برابر ہو جائے گی۔ ۱۹۰۱ء میں مشرقی پاکستان کی آبادی دو کروڑ نواسی لاکھ تھی ۱۹۵۱ء میں چار کروڑ اکیس لاکھ تک پہنچ گئی، پچاس برس میں صرف ایک کروڑ بتیس لاکھ افراد کا اضافہ ہوا جبکہ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک صرف دس برس میں اسی لاکھ افراد کا اضافہ ہوا ۱۹۰۱ء کی نسبت ۱۹۶۱ء میں مغربی پاکستان کی آبادی ایک کروڑ چھیاسٹھ لاکھ تھی جو ۱۹۶۱ء میں چار کروڑ انتیس لاکھ ہو گئی۔ گزشتہ دس برس میں مغربی پاکستان میں مشرقی پاکستان کی نسبت زیادہ تیزی سے آبادی میں اضافہ ہوا ہے، گزشتہ دس سال میں مغربی پاکستان کی آبادی میں ایک کروڑ دس لاکھ افراد کا اضافہ ہوا ہے پاکستان کی آبادی نو کروڑ تئیس لاکھ ایک ہزار پانچ سو چھپن افراد پر مشتمل ہے۔ وزیر داخلہ نے قبل ازیں جن عبوری اعداد و شمار کا اعلان کیا تھا۔ یہ تعداد اس سے قریباً دس ہزار افراد زیادہ ہے

۱۹۵۱ء میں پاکستان کی کل آبادی سات کروڑ اٹھاون لاکھ اناسی ہزار ایک سو پینسٹھ افراد پر مشتمل تھی۔ ۱۹۵۱ء کی آبادی کی نسبت سال رواں کی آبادی میں تیئس اعشاریہ آٹھ فی صد اضافہ ہوا ہے۔ یکم فروری ۱۹۶۱ء کو مشرقی پاکستان کی کل آبادی پانچ کروڑ آٹھ لاکھ چالیس ہزار دو سو پینتیس تھی۔ اس تعداد میں مشرقی پاکستان میں آباد غیر پاکستانیوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ اسی تاریخ کو مغربی پاکستان کی آبادی (جس میں غیر پاکستانیوں کی تعداد شامل نہیں) چار کروڑ اٹھائیس لاکھ پچاس ہزار دو سو پچانوے تھی۔ ۱۹۵۱ء کی آبادی کی نسبت سال رواں کی آبادی میں مشرقی پاکستان میں اکیس اعشاریہ دو فیصد اور مغربی پاکستان میں ۲۷ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ وزیر خارجہ نے پاکستان کی آبادی کے جن اعداد و شمار کا کل صبح اعلان کیا ان میں جموں و کشمیر، گلگت، بلتستان، جوناگڑھ، مناور اور بھارت میں پاکستان کے محصور علاقوں کی آبادی شامل نہیں ہے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ یکم فروری ۱۹۶۱ء کی کل ۹۳۸۰۱۵۵۶ آبادی میں ایک لاکھ گیارہ ہزار چھبیس غیر پاکستانی بھی شامل ہیں۔ اس تعداد کو الگ کر کے پاکستان کی آبادی نو کروڑ چھبیس لاکھ نوے سو پانچ رہ جاتی ہے۔ اس تعداد میں چار کروڑ بانوے لاکھ چھیانوے ہزار چھ سو ساٹھ مرد اور چار کروڑ تینتالیس لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو ستر خواتین ہیں۔

وزیر داخلہ نے بتایا کہ گزشتہ دس سال میں

آبادی میں تیزی سے اضافہ کچھ حد تک غیر متوقع ہے۔ ڈسٹرکٹ اضلاع اور ایجنسیوں میں چھیاسٹھ میں آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن صرف دو اضلاع خاران اور مکران (مغربی پاکستان) میں آبادی میں کمی ہوئی ہے۔ خاران میں یہ کمی بائیس فیصد اور مکران میں تین اعشاریہ ایک فیصد ہے ان دو اضلاع میں آبادی کم ہو جانے کے اسباب کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ بظاہر اس کا کوئی سبب نظر نہیں آتا۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ ملک بھر میں آبادی میں سب سے زیادہ اضافہ مہمند ایجنسی میں ہوا ہے۔ اس ایجنسی میں اضافے کی شرح ایک سو ستائیس اعشاریہ پانچ فیصد ہے۔ سب سے کم اضافہ دو اعشاریہ ایک فی صد ضلع سبی میں ہوا ہے۔ مسٹر ذاکر حسین نے مزید بتایا کہ ملک کے ڈویژنوں میں کراچی ڈویژن کی آبادی میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ چھیاسی اعشاریہ نو فیصد ہے۔ ڈویژنوں میں سب سے کم اضافہ قلات ڈویژن میں ہوا ہے یہ اضافہ سات فیصد ہے اس ڈویژن کے دو اضلاع کی آبادی خاصی کم ہو گئی ہے آبادی میں اضافہ کے لحاظ سے بہاولپور ڈویژن دوسرے نمبر پر ہے اس ڈویژن میں اکتالیس اعشاریہ دو فیصد اضافہ ہوا ہے اگرچہ یہ ڈویژن بنجر علاقوں پر مشتمل ہے لیکن آبپاشی کی سہولتوں اور ترقیات کے دوسرے کاموں کے باعث روزگار کے مواقع میں اضافہ سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۹۶۱ء کی آبادی کے اعداد و شمار میں

غیر ممالک میں پاکستانی سفارت خانوں اور تجارتی اداروں میں پاکستانی ملازمین اور ان کے اہل و عیال کی تعداد بھی شامل ہے۔ یہ تعداد چار ہزار تیرہ ہے۔ لیکن ملکا۔ برازیل اور نائیجیریا میں پاکستانی سفارت خانوں کے ملازمین اور ان کے اہل و عیال کی تعداد ابھی موصول نہیں ہوئی اور اسے مندرجہ بالا تعداد میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ دہلی اور کلکتہ میں پاکستانی ہائی کمشنوں میں پاکستانی ملازمین اور ان کے اہل و عیال کی تعداد دوسرے سفارت خانوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ان دو شہروں کے پاکستانی ہائی کمشن میں افراد کی تعداد ایک ہزار دو سو بیالیس ہے جن میں سے چھ سو چھپن مرد اور پانچ سو ساٹھ خواتین ہیں۔

مردم شماری کے دوران جن ایک لاکھ گیارہ ہزار چھبیس غیر ملکیوں کا شمار کیا گیا۔ ان کی زیادہ تر تعداد مسلمان ممالک کے باشندوں پر مشتمل ہے۔ ان کی تعداد تراسی ہزار پانچ سو چودہ ہے۔ پاکستان میں آباد غیر پاکستانیوں میں چونسٹھ ہزار چھ سو اڑتالیس مرد اور چھیالیس ہزار تین سو اٹھہتر خواتین ہیں۔

یکم فروری ۱۹۶۱ء کو پاکستان میں آٹھ ہزار تین سو چون افغان باشندے آباد تھے۔ ان میں پانچ ہزار پانچ سو دو مرد اور دو ہزار آٹھ سو باون خواتین شامل ہیں۔ مردم شماری کے وقت ان افغانوں نے پاکستانی باشندے ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ علاوہ ازیں بہتر ہزار تین سو پینسٹھ افغان پاوندوں کو بھی غیر پاکستانی شمار کیا گیا تھا (افغان پاوندوں کے پاکستان میں داخلہ پر اب پابندی لگا دی گئی ہے) ان میں اکتالیس ہزار پانچ سو ستر مرد اور تیس ہزار سات سو اٹھانوے خواتین شامل تھیں۔

کراچی

گزشتہ دس برسوں میں کراچی میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا یہ اضافہ اناسی اعشاریہ سات فیصد ہے ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق کراچی کی آبادی بیس لاکھ چھ ہزار الیس افراد پر مشتمل ہے، ان میں سے گیارہ لاکھ اکسٹھ ہزار نو سو نوے مرد اور آٹھ لاکھ بیاسی ہزار چون خواتین شامل ہیں۔ مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ گھنی آبادی بھی کراچی میں ہی ہے۔ گھنی آبادی کے لحاظ سے پورے پاکستان میں ڈھاکہ کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے۔ کراچی میں فی مربع میل ایک ہزار پانچ سو افراد بستے ہیں۔

پاکستانی شہریت اختیار کئے بغیر بیس ہزار آٹھ سو سترہ بھارتی پاکستان میں آباد ہیں۔ ان میں سے بارہ ہزار ایک سو اٹھارہ مرد اور باقی آٹھ ہزار چھ سو ننانوے عورتیں ہیں۔ ان بھارتی باشندوں کا زیادہ حصہ (گیارہ ہزار چار سو چھبیس) مشرقی پاکستان میں آباد ہے؟

اد ائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیر نفوس کرتی ہے

اعداد و شمار ایک نظر میں

ڈویژن	آبادی
مغربی پاکستان	
کل آبادی	۴۲۸۵۰۲۹۵
پشاور ڈویژن	۶۳۴۲۳۸۴
ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن	۱۲۰۵۷۱۹
حیدرآباد ڈویژن	۳۲۹۰۹۵۶
خیرپور ڈویژن	۳۱۳۲۷۱۲
کوئٹہ ڈویژن	۶۳۰۱۱۸
قلات ڈویژن	۵۳۰۸۹۲
کراچی ڈویژن	۲۱۳۴۸۷۰
راولپنڈی ڈویژن	۳۹۷۹۱۳
سرگودھا ڈویژن	۵۹۷۶۹۳۹
لاہور ڈویژن	۶۴۴۸۵۷۵
ملتان ڈویژن	۶۶۰۲۹۲۴
بہاولپور ڈویژن	۲۵۷۴۰۶۶
مشرقی پاکستان	
راجشاہی ڈویژن	۱۱۸۵۰۰۸۹
کھلنا ڈویژن	۱۰۰۶۶۹۰۰
ڈھاکہ ڈویژن	۱۵۲۹۳۵۹۶
چٹاگانگ ڈویژن	۱۳۶۲۹۶۵۰

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۰۸ میں شرف الدین ولد چوہدری بلندا قوم چھینڈا پیشہ زراعت عمر قریباً اسی سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چاہ احمدیاں والا ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک بھینس ہے جس کی اندازاً قیمت مبلغ پانچصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ غیر منقولہ جائداد کے طور پر پونے چودہ بیگھے زمین نہری واقع بازدار والا چاہ احمدیاں والا ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان اور پانچ کنال نہری زمین واقع چاہ راڈی والا میں ہے۔ موجودہ بازار کے نرخ کے مطابق پندرہ بیگھے سے ۱/۱۰ حصہ کی زمین کی قیمت بارہ سو روپیہ مقرر ہوئی ہے۔ مقرر کرنے والوں میں غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ میری اور کسی قسم کی کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ اگر اس کے علاوہ میری کوئی آمد یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور کسی قسم کی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی وصیت کے مطابق اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں کلاً یا جزواً ادا کر دوں تو اسے منہا کر دیا جائے۔ اپنی جس جائداد بصورت زمین نہری کا میں نے ذکر کیا ہے اسے میں خود کاشت نہیں کرتا بلکہ میرے لڑکے علیحدہ علیحدہ کاشت کرتے ہیں اور میرے معمولی اخراجات برداشت کرتے ہیں گویا اس زمین سے مجھے ذاتی طور پر کسی قسم کی آمد نہیں۔ فقط الراقم محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان۔

العبد: شرف الدین ولد چوہدری بلندا قوم چھینڈ چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: چوہدری محمد صادق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان۔

گواہ شد: چوہدری محمد یوسف پسر موصی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چاہ احمدیاں والا۔

نمبر ۱۶۳۱۰ میں مسماۃ امۃ الحی بیگم زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۷/۴ ج ب ڈاکخانہ کالووالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:

(۱) اراضی نہری جو کہ سر دست سیم زدہ ہے۔ ورثہ میں والد مرحوم کی جائداد سے چک ۲۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں میرے نام ہے۔ ایک ہزار فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ (چار ہزار روپیہ) اس کی قیمت ہے۔ (۲) حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند مذکور واجب الوصول ہے۔ (۳) زیور طلائی انگوٹھی کانٹے کلپ وغیرہ دو تولے بقیمت دو صد اسی روپیہ ہے۔ (۲۸۰ روپے) (۴) سامان متفرق خانگی مبلغ ایک صد بیس روپیہ کا ہے (۱۲۰/- روپے) کل جائداد چار ہزار نو سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز مذکورہ اراضی کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ علاوہ ازیں جائداد کی کمی بیشی اگر ہوگی دفتر میں اطلاع دوں گی۔ مذکورہ جائداد میں سے جو رقم داخل خزانہ کرائی جائے وہ منہا تصور کی جائے گی۔ نیز وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کی وارث بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: مسماۃ امۃ الحی بیگم اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب کالوگڑھی۔

گواہ شد: چوہدری محمد نواز راجپوت خاوند موصیہ۔

گواہ شد: بقلم خود فیروز الدین پینشنر امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع جھنگ۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم بشارت احمد بشیر مورخہ ۶-۱۱-۶۱ بروز اتوار بذریعہ ہوائی جہاز انگلینڈ روانہ ہوا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیزم کی وہاں ہائی تعلیم میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(غلام احمد سیالکوٹی دارالصدر ربوہ)

نمبر ۱۶۳۱۷ میں عزیز اللہ ولد دیوان علی قوم جٹ چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ۶۳ ای بی ڈاکخانہ عارف والا ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۴ کنال ۱۴ ایکڑ اراضی نہری واقع چک ۶۳ ای بی رہائشی مکان پختہ خام واقع چک ۶۳ ای بی جن کی مالیت مبلغ تینتیس ہزار روپیہ ۳۳۰۰۰/- جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عزیز اللہ ولد دیوان علی قوم جٹ چیمہ ساکن چک ۶۳ ای بی عارف والا ضلع منٹگمری۔

العبد۔ عزیز اللہ بقلم خود

گواہ شد۔ خالد ہاشمی ولد سید محمد صادق ہاشمی عارف والا ضلع منٹگمری۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۲-۸-۶۱

نمبر ۱۶۳۱۸ میں حاکم بی بی زوجہ چوہدری سردار خاں قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن گوٹیکی ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے نہ ہی کوئی زیور وغیرہ ہے۔ میرا مہر خاوند کے ذمہ ہے جو کہ انہوں نے مبلغ دو صد روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے۔ سو میں مذکورہ دو صد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ آئندہ اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وصیت کردہ رقم کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔

الامۃ: حاکم بی بی زوجہ سردار خاں نمبردار ساکن گوٹیکی۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: سردار خاں ولد غلام محمد نمبردار ساکن گوٹیکی۔

گواہ شد: خوشی محمد ولد فضل دین موصی ۱/۲۳ ساکن گوٹیکی۔

نمبر ۱۶۳۱۹ میں محمودہ زوجہ مولوی عبد الباسط صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت مولوی عبد الباسط احمدیہ لائبریری ۴ بندر روڈ کراچی ۱ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ۱ء ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ تولہ II کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ III گلے کا ہار طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ IIII انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ایک تولہ جملہ وزن ۳ ۱/۴ تولہ قیمت ۴۱۶/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳۰ اگست ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: محمودہ ۳۰-۸-۶۱

گواہ شد: عبد الباسط خاوند موصیہ

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ربوہ میں سیکنڈری بورڈ زونل ٹورنامنٹ

ربوہ ۶ نومبر۔ مورخہ ۳ نومبر کو بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سرگودھا زون) کے فٹ بال اور والی بال ٹورنامنٹ کا تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی گراؤنڈ میں افتتاح ہوا۔ تین بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن پاک سے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے کنوینر مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد نے میچ میں حصہ لینے والی ٹیموں کا تعارف کراتے ہوئے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کیا۔

ٹورنامنٹ کے مقررہ پروگرام کے مطابق پہلا میچ گورنمنٹ کالج جھنگ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کی فٹ بال ٹیموں کے درمیان ہوا جسے گورنمنٹ کالج جھنگ کی ٹیم نے ایک کے مقابلہ میں پانچ گول سے جیت لیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۴ نومبر کو فٹ بال کا دوسرا سیمی فائنل میچ گورنمنٹ کالج میانوالی اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیموں کے مابین ہوا۔ کھیل کے ابتداء سے ہی مقامی ٹیم کا پلہ بھاری رہا اور اس نے مخالف ٹیم کو ایک گول سے ہرا دیا۔ اور اس طرح سے فائنل تک جا پہنچی۔ تعلیم الاسلام کالج کے خلیل احمد کا کھیل بہت پسند کیا گیا بقیہ ٹیم کا کھیل بھی بہت اچھا رہا۔

مورخہ ۵ نومبر کو والی بال ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے پروگرام کا افتتاح کیا۔ پہلا سیمی فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول جوہر آباد کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں ٹی آئی کالج کی ٹیم نے ایک کے مقابلہ میں تین گیمز جیت کر یہ میچ جیت لیا اور اس طرح سے ٹی آئی کالج کی والی بال ٹیم بھی فٹ بال ٹیم کی طرح فائنل میں پہنچ گئی۔ مقامی ٹیم کے ممتاز کیپٹن اللہ بخش اور حسن نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

والی بال کا دوسرا سیمی فائنل میچ گورنمنٹ کالج سرگودھا اور گورنمنٹ کالج جھنگ کے مابین ہوا جس میں اوّل الذکر ٹیم فاتح رہی سرگودھا ٹیم کے نواز اور فیاض کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔

فائنل میچ

آج مورخہ ۷ نومبر اس ٹورنامنٹ کے آخری روز مندرجہ ذیل فائنل میچز کھیلے جائیں گے۔

۱۔ والی بال فائنل — ۲ بجے بعد دوپہر — گورنمنٹ کالج سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۲۔ فٹ بال فائنل — ۳½ بجے بعد دوپہر — گورنمنٹ کالج جھنگ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ

فائنل میچز کے بعد کھلاڑیوں کا مارچ پاسٹ ہوگا۔ اور تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں لائی جائے گی۔ جملہ مقامی احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

رفیق احمد ثاقب
سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی

شادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین و دنیا کے لحاظ سے، ظاہر و باطن کے لحاظ سے، حال اور مستقبل کے لحاظ سے اور اپنے وسیع نتائج کے لحاظ سے مبارک کرے۔ سید حضرت اللہ پاشا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قبول حق کی توفیق بخشی ہے۔ اور آپ اپنے خاندان میں سے اکیلے ہی سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں اور بہت دور کے علاقے یعنی بیجاپور کے رہنے والے ہیں اور سیدہ امۃ الرفیق حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی لڑکی ہیں جو جماعت میں ایک خاص مقام کے حامل اور بہت باخدا انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو برکت اور راحت سے نوازے اور ہر لحاظ سے کامیاب اور بامراد زندگی عطا کرے۔ ان ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور آپ کے دیگر افراد خاندان نیز مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب اور آپ کے افراد خاندان کو دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا لیکچر

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ بعد میں اسلام کو سرے سے ہی ترک کر دیتے تھے۔

آپ نے بتایا ان سکولوں میں دینیات کی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے حتیٰ کہ نماز اور اس کا ترجمہ تو پہلی جماعت میں ہی سکھا دیا جاتا ہے۔ پھر اسلامی ماحول میں ان کی تربیت کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ وہاں الاماشاء اللہ کوئی احمدی سگرٹ نہیں پیتا اور اسے بہت معیوب سمجھتا ہے اور سکول کے بچوں کے سگرٹ پینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر ہمارے یہ سکول کھیلوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارا سالٹ پانڈ کا سکول مسلسل چار سال تک ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں اول آتا رہا ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ یہ سکول اس لحاظ سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بھی بہت ممد ثابت ہو رہے ہیں کہ ان کے فارغ التحصیل بہت سے طلبہ آگے چل کر مبلغین اسلام کے طور پر خدمات بجا لاتے ہیں چنانچہ آج کل وہاں اکیس افریقن مبلغ احمدیہ مشن کی زیر ہدایت تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور یہ سب عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی پوری مہارت رکھتے ہیں آپ نے اہل افریقہ کی ذہنی صلاحیتوں سمجھ بوجھ اور بعض دیگر اوصاف کو بہت سراہا۔

آپ نے گھانا کے احمدی احباب کے اخلاص اور سلسلہ سے ان کی محبت کو بھی سراہا آپ نے فرمایا اگرچہ انکے طور طریق ہم سے مختلف ہیں تاہم اپنے رنگ میں ان کے مخلص ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے مثال کے طور پر انکے ایمان و اخلاص کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

آخر میں صاحب صدر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے اس دلچسپ اور ایمان افروز تقریر پر محترم مولانا صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا نیز طلبہ کو گھانا کے احمدیہ سکولوں کے طلبہ کی اچھی باتوں کو اپنانے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے اور اپنے اندر خدمت اسلام کا جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم بابا شمشیر خان صاحب چند دنوں سے بہت بیمار ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان سے انکی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبدالرزاق خان دکاندار
دار الرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴